Urdu

سماعت سے محروم بچے کا ذولسانیت کے ساتھ پرورش پانے کا حق

The Urdu translation of

The right of the deaf child to grow up bilingual”

by François Grosjean

University of Neuchâtel, Switzerland

Translated by

Rukhsana Ahsan

This translation was made possible by a collaborative project between the University of Neuchâtel, Switzerland (Language and Speech Laboratory) and Gallaudet University (Signs of Literacy Program) and was funded by The Parthenon Trust and the Elysium Foundation.

سماعت سے محروم بچّے کا ذولسانیت کے ساتھ پرورش پانے کا حق*

از فرانسوا گراسین

نوچٹل یونیورسٹی سوئزرلینڈ

ہر سماعت سے محروم بچّہ کو چاہے اس کی سماعت سے محرومی کی سطح کچھ بھی ہو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بیک وقت دو زبانیں جانتے ہوئے نشو ونما پائے یعنی اشاراتی زبان اور لسانی زبان مؤخر الذکر چاہے لکھی ہوئی شکل میں اور اگر ممکن ہو تو بولنے کی شکل میں ہو۔ دونوں کو سمجھنے اور استعمال میں لانے سے وہ اپنے فہم وادراک اور لسانی اور معاشرتی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکے گا۔

(الف) ایک بچہ زبان کے استعمال سے کیا حاصل کر سکتا ہے

ایک سماعت سے محروم بچّے کو زبان کے استعمال کے ذریعہ کئی امر سرانجام دینا ہیں۔

(۱) جلد سے جلد ماں باپ اور خاندان سے رابطہ:

ایک قابل سماعت بچّہ عموماً اپنی زندگی کے پہلے سال میں ہی زبان سیکھ لیتا ہے بشرطیکہ اس کا تعلق زبان سے پیدا ہو گیا ہو۔ اور وہ اسے سمجھ سکے۔ بچے اور ماں باپ کے درمیان معاشرتی اور ذاتی گرہ بندھی قائم کرنے اور اسے مستحکم کرنے میں زبان ایک اہم کردار ادا کرتی ہے جو بات با سماعت بچّے کے لئے سچ ہے وہ ایک سماعت سے محروم بچّے کے لئے بھی اتنی ہی سچ ہے۔ ضروری ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جتنی جلدی اور جہاں تک ممکن ہو مکمل طور پر تعلق پیدا کرے۔ یہ زبان ہی ہے جس کی بدولت ماں باپ اور بچّے کے درمیاں ایک جذباتی اور قلبی لگاؤ قائم ہو سکتا ہے۔

(۲) بچپنے میں سمجھ بوجھ پیدا ہونے کی صلاحیت:

زبان کے ذریعہ بچّہ اپنی سمجھنے کی صلاحیت کو آگے بڑھاتا ہے۔ جو اسکی ذاتی نشو ونما کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں اس کی عقلی، ذہنی اور حفظ کرنے کی صلاحیتیں شامل ہیں زبان کا فقدان، غیر قدرتی زبان کا اپنانا یا ایسی زبان کا استعمال جو صحیح طور پر سمجھ میں نہ آ سکے بچّے کی ذہنی نشو ونما پر منفی طور پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

(۳) دنیاوی علوم کا حصول:

بچّہ زبان کے ذریعہ دنیا کے متعلق آگہی حاصل کرتا ہے۔ جب اس کا رابطہ اپنے ماں باپ خاندان کے دوسرے افراد بچّوں اور بڑوں سے ہوتا ہے تو دنیا کے متعلق معلومات پر عمل اور تبادلہ خیال ہوتا ہے یہی علم باوجوہ سکول میں ہونے والی محرکات کی بنیاد بنتا ہے۔ یہی دنیاوی علم زبان کو سمجھنے میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ اس علم کے بغیر زبان صحیح طور پر نہیں سمجھی جا سکتی۔

(۴) گردوپیش کے ماحول سے مکمل رابطہ:

ایک سماعت سے محروم بچّے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک با سماعت بچّے کی طرح ان تمام اشخاص سے جو اسکی زندگی کا جزو ہیں مثلاً ماں باپ، بھائی بہن، بزرگ، اساتذہ اور عمر رسیدہ افراد مکمل رابطہ قائم کر سکے۔ اور اس رابطہ کے ذریعہ معلومات کا تبادلہ پوری رفتار سے ایسی زبان میں ہو جو گفتگو کرنے والے کے لئے اور موقع محل کے لحاظ سے مؤزوں ہو۔ یہ تبادلہ خیال بعض اوقات اشاراتی زبان میں بعض اوقات بولنے والی زبان میں (جو کسی بھی شکل میں ہو) اور بعض اوقات یکے بعد دیگرے دونوں زبانوں میں ہو سکتا ہے۔

---

* ذولسانیت اور سماعت سے محرومی پر یہ مختصر سا مضمون کئی سال کے غور وخوص کا نتیجہ ہے جو لوگ سماعت سے محروم کم عمر بچّوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں (ماں باپ، ڈاکٹر، ماہر زبان، اساتذہ وغیرہ) وہ اکثر انہیں مستقبل کے دو زبانیں جاننے اور دو تہذیبوں سے واسطہ رکھنے والے افراد کی حیثیت سے نہیں دیکھتے۔ میں نے یہ مضمون ان لوگوں کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ میں اپنے مندرجہ ذیل ساتھیوں اور دوستوں کا شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے اپنی مفید رائے اور تجاویز سے نوازا" رابن بینسن، بینی بوئیس برام، ایو کلارک، بلائیسن گراہجین، جوڈتھ جونسن، ہارلین لین، ریشل میہری، لیلی طرڈے ایلا پیرانس ٹروڈی شرمر۔

(۵) دونوں جہانوں کی خصوصیات کا اختیار:

زبان کے ذریعہ ایک سماعت سے محروم بچہ درجہ بدرجہ با سماعت اور سماعت سے محروم دونوں جہانوں کا رکن بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم کچھ حد تک اپنی نشاندہی اس باسماعت دنیا کے ساتھ کر سکے جس کے مکین اس کے ماں باپ اور خاندان کے دیگر افراد ہیں۔ (یہ مانی ہوئی حقیقت ہے کہ سماعت سے محروم نوے فیصد (90%) بچوں کے والدین باسماعت ہوتے ہیں۔) لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ سماعت سے محروم بچہ جتنی جلدی ممکن ہو اپنی دنیا کے دوسرے سماعت سے محروم بچوں کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔ بچے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان دونوں جہانوں میں آسودہ رہے اور دونوں کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو اپنی نشاندہی کر سکے۔

(ب) ذولسانیت ان ضروریات کو پورا کرنے کا واحد ذریعہ ہے

ذولسانیت دو یا دو سے زیادہ زبانوں کا علم رکھنے اور ان کے باقاعدہ استعمال کو کہتے ہیں۔ ایک سماعت سے محروم بچے کے لئے ذولسانیت یعنی اشاراتی زبان اور بولنے والی زبان سے واقفیت اس کی ان ضروریات کو پورا کرنے کا وہ واحد ذریعہ ہے جس کے طفیل وہ اپنے ماں باپ سے جلد سے جلد تعلق پیدا کر سکے اپنی اردگرد کی دنیا سے مکمل رابطہ قائم کر سکے اور اپنے آپ کو باسماعت اور سماعت سے محروم دنیا میں سمو سکے۔

کس قسم کی ذولسانیت؟

سماعت سے محروم بچے کی ذولسانیت کا مطلب اشاراتی زبان جو کہ سماعت سے محروم افراد کے استعمال میں ہو اور لسانی زبان جو باسماعت اکثریت کی زبان ہے میں شمولیت ہے۔ مؤخر الذکر اپنی لکھی ہوئی شکل میں اور اگر ممکن ہو تو بولنے والی شکل میں اختیار کی جائے۔ اس بات کا انحصار بچے پر ہے کہ یہ دونوں زبانیں اس کے لئے کونسا کردار ادا کریں گی کچھ بچے اشاراتی زبان کا زیادہ استعمال کریں گے کچھ لسانی زبان اور کچھ دونوں زبانوں کو متوازن طریقے سے استعمال کریں گے اس کے علاوہ مختلف قسم کی ذولسانیت بھی ممکن ہے جس میں سماعت سے محرومیت کی سطح مختلف ہو اور زبان سے تعلق کی صورت حال پیچیدہ ہو۔ یعنی زبان کی چار اشکال میں سے دو سیکھنے اور دو سمجھنے والی ہوں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سماعت سے محروم بچوں کی اکثریت ایک حد تک دو زبانوں اور دونوں تہذیبوں کو اپنا سکتی ہے۔ اس لحاظ سے وہ دنیا کی تقریباً آدھی آبادی سے مختلف نہیں ہوں گے۔ جو دو یا دو سے زیادہ زبانوں کو جانتے ہوئے اپنی زندگی گذارتی ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا میں دو زبانیں جاننے والے افراد کی تعداد اگر کم نہیں تو اتنی ضرور ہے جتنی ایک زبان جاننے والوں کی۔ اس طرح دو زبانیں جاننے والے باسماعت بچوں کی طرح سماعت سے محروم بچے اپنی روزمرہ زندگی میں دونوں زبانوں کا استعمال ویسے ہی کر سکیں گے اور دونوں جہانوں میں مختلف درجوں تک اسی طرح وابستہ ہو سکیں گے۔ دونوں جہانوں سے مراد ایک باسماعت دنیا اور ایک سماعت سے محروم دنیا ہے۔

اشاراتی زبان کا کردار

جن بچوں میں سماعت کی شدید کمی ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ اشاراتی زبان ان کی پہلی یا دونوں میں سے پہلی سیکھی ہوئی زبان ہو۔ یہ ایک قدرتی اور جامع زبان ہے اور اس کے ذریعہ مکمل رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ برخلاف بولنے والی زبان کے۔ اس کے ذریعہ ماں باپ اور بچہ کے درمیان فوری اور مکمل رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس پر جلد عبور حاصل کر سکے۔ اشاراتی زبان ایک سماعت سے محروم بچے کی شعوری اور معاشرتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرنے کی حامل ہے اور اسے دنیاوی علوم حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ بچے کو سماعت سے محروم دنیا سے جیسے ہی اس کا رابطہ قائم ہو میں سمو لینے میں مدد کرتی ہے (یہ ان دونوں دنیاؤں میں سے ایک ہے جس سے ہمیشہ اس کا ساتھ رہے گا) اس کے علاوہ یہ اشاراتی زبان لسانی زبان (چاہے وہ لکھنے کی شکل میں ہو یا بولنے کی شکل میں) کے حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ آخر میں یہ بات حتمی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ اشاراتی زبان کا استعمال اس بات کی ضمانت ہے کہ بچے نے کم از کم ایک زبان پر تو عبور حاصل کر لیا۔ بچے کی اپنی پوری، اسکے پیشہ ور افراد کی مکمل کوشش اور مختلف صنعتی معاونات کی مدد حاصل کرنے کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ بہت سے سماعت سے محروم بچے لسانی زبان سیکھنے اور سمجھنے کے ساتھ اس کی بولنے کی شکل اختیار کرنے میں شدید دقت محسوس کرتے ہیں۔ لسانی زبان پر اطمینان بخش سطح حاصل کرنے کے انتظار میں (جو شاید کبھی حاصل نہ ہو سکے) اور اس اثنا میں سماعت سے محروم بچے کو ایسی زبان (یعنی اشاراتی زبان) سے محروم رکھنا جو اس کی فوری ضروریات کو پورا کر سکے بنیادی طور پر اس خطرہ کو مول

لینا ہے کہ بچہ اپنی صحیح مقام چاہے وہ لسانی فہم ادراک پر مبنی معاشرتی یا ذاتی ہو حاصل کرنے میں پیچھے رہ جائے گا۔

لسانی زبان کا مقام

ذولسانیت کے معنی بیک وقت دو یا دو سے زیادہ زبانیں جاننا ہے۔ سماعت سے محروم بچے کی دوسری زبان لسانی زبان ہوگی جسے وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جن سے ان کا تعلق رہتا ہے۔ یہ زبان اپنی بولنے اور لکھنے والی شکل میں بچے کے ماں باپ, بھائی بہن, بڑھتے ہوئے خاندان, مستقبل کے دوستوں اور اسے روزگار مہیا کرنے والوں کی زبان ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ لوگ جن سے بچے کا تعلق روزمرہ زندگی میں رہتا ہے اشاراتی زبان نہیں جانتے پھر بھی یہ ضروری ہے کہ ان کے ساتھ بچے کا تعلق قائم رہے یہ صرف لسانی زبان کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ یہی زبان اپنی لکھی ہوئی شکل میں علم حاصل کرنے کا اہم ذریعہ بنتی ہے۔ ہم جو کچھ سیکھتے ہیں چاہے گھر پر یا سکول میں وہ لکھائی کے ذریعہ ہی ہم تک منتقل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سماعت سے محروم بچے کی تدریسی کامیابی اس کا پیشہ ورانہ مستقبل اور کامیابی کا انحصار بہت حد تک لسانی زبان کی بہتر استعداد پر ہوگا۔

اختتام

یہ ہمارا فرض ہے کہ سماعت سے محروم بچے کو دونوں زبانوں پر عبور حاصل کرنے کی اجازت دیں اوّل اشاراتی زبان جو سماعت سے محروم لوگوں کی زبان ہے خاص طور سے اس صورت میں جبکہ سماعت سے محرومیت شدّت سے ہو اور دوسری لسانی زبان جو با سماعت اکثریت کی زبان ہے۔ اس کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ بچہ دونوں زبانوں پر استعداد رکھنے والے افراد سے رابطہ رکھے اور دونوں زبانیں سیکھنے اور استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کرے حالیہ صنعتی ترقی کی وجہ سے صرف ایک زبان یعنی لسانی زبان پر انحصار کرنا بچے کے مستقبل کو داؤ پر لگانے کے مترادف ہوگا۔ یہ بچے کی سمجھ بوجھ کی صلاحیت ذاتی ترقی کو خطرے میں ڈالنے اور بچے کو ان دونوں تہذیبوں میں ضم ہونے سے جن سے اس کا تعلق ہے نفی کرنے کے برابر ہوگا۔ دونوں زبانوں سے رابطہ بمقابلہ صرف ایک زبان کے رابطے سے اس بات کی کامیابی کی ضمانت دیگا کہ چاہے اس کا مستقبل کیسا ہی ہو وہ ان دونوں جہانوں (سماعتی اور سماعت سے محروم) میں سے جس میں رہنا پسند کرے سمو سکے گا۔ ایک انسان کئی زبانوں سے واقفیت حاصل کرنے سے کبھی نہیں پچھتا تا لیکن وہ یہ نہ جاننے پر ضرور پچھتائے گا جس سے اس کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے۔ سماعت سے محروم بچے کو حق پہنچتا ہے کہ وہ بیک وقت دو یا دو سے زیادہ زبانیں جانتے ہوئے نشوونما پائے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس میں ان کی مدد کریں۔

References

Grosjean, F. (1982). *Life with Two Languages: An Introduction to Bilingualism*. Cambridge, MA: Harvard University Press.

Grosjean, F. (1987). Bilingualism. In *Gallaudet Encyclopedia of Deaf People and Deafness.* New York: McGraw-Hill.

Grosjean, F. (1992). The bilingual and the bicultural person in the hearing and in the deaf world. *Sign Language Studies*, 77, 307-320.

Grosjean, F. (1994). Individual bilingualism. In *The Encyclopedia of Language and Linguistics*. Oxford: Pergamon Press.

Grosjean, F. (1994). Sign bilingualism: Issues. In *The Encyclopedia of Language and Linguistics*. Oxford: Pergamon Press.

Grosjean, F. (1996). Living with two languages and two cultures. In I. Parasnis (Ed.), *Cultural and Language Diversity: Reflections on the Deaf Experience* (pp. 20-37). Cambridge: Cambridge University Press.